

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Indexing Agencies Indexation



IRI, AIOU, Pak

Islamic Research Index

A Joint venture of AIOU And HEC

<http://www.iri.aiou.edu.pk>

Index Islamicus

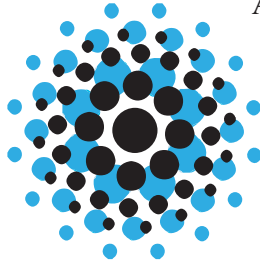
The Library SOAS, University of London Thronhaugh Street

Russell Square, London WC1H 0XG

England

Indexation in Process

AL Manhal, Dubai



المنهل
ALMANHAL

<http://www.almanhal.com>

Australian Islamic library , Australia



<http://www.australianislamiclibrary.org>

ISSN. 2073-5146

ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان سے منظور شدہ "Z" کیٹیگری

ششماہی علمی

تحقیقی مجلہ علوم اسلامیہ

شوال المکرم ۱۴۳۹ تا تاریخ الثانی ۱۴۴۰ھ، جولائی - دسمبر 2018

جلد: ۲۵، شمارہ: ۲

سرپرست اعلیٰ

انجینئر پرو فیسر ڈاکٹر عامر اعجاز

وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

مدیر

حافظ افتخار احمد

چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ



شعبہ علوم اسلامیہ، فیکلٹی آف اسلامک لرننگ

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

Abstract & Indexed by: Index Islamicus & IRI

مجلس انتظامی

سرپرست اعلیٰ: انجینئر پروفیسر ڈاکٹر عامر اعجاز
وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

مدیر: ڈاکٹر حافظ افتخار احمد
چیرمین شعبہ علوم اسلامیہ

معاون مدیران: ڈاکٹر ضیاء الرحمن
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ
ڈاکٹر محمد سعید شیخ
اسسٹنٹ پروفیسر ماڈرن سنٹر آف ایکسیلنس ان اسلامک سٹڈیز
سلطان محمود خان
لیکچرر ماڈرن سنٹر آف ایکسیلنس ان اسلامک سٹڈیز

پتہ برائے خط و کتابت: مدیر مجلہ علوم اسلامیہ فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

فون نمبر: 062-9255453 ای میل: muloomi@iub.edu.pk

ویب سائٹ: <http://ulum-e-islamia.iub.edu.pk>

علوم اسلامیہ

ششماہی علمی و تحقیقی مجلہ

I.S.S.N: 2073-5146

(H.E.C Recognized)

جلد ۲۵، شمارہ نمبر ۲، شوال المکرم ۱۴۳۹ھ تا ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق جولائی - دسمبر ۲۰۱۸ء

سرپرست اعلیٰ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر عامر اعجاز

وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

مدیر ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

چیرمین شعبہ علوم اسلامیہ

International Editorial Board

عبداللہ احسن

ڈپٹی ڈین انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک تھٹ اینڈ سولائزیشن
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کولابپور، ملائیشیا

حافظ عبدالوحید

ڈائریکٹر عبدالعلیم قرآنک انسٹیٹیوٹ، امریکہ

کنیل احمد قاسمی

چیرمین ڈیپارٹمنٹ آف عربک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا

حافظ محمد سلیم

ڈائریکٹر صفاء انسٹیٹیوٹ، یو۔ کے

ابراہیم محمد ابراہیم

فیکلٹی آف لینگویج اینڈ ٹرانسلیشن، جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر

احمد بن محمد شرقاوی

ڈیپارٹمنٹ آف قرآن و تفسیر، جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر

مارکیا ہرمنسن

شعبہ تھیالوجی، لیک شور کیمپس لوہو یونیورسٹی شکاگو، امریکہ

ولیل ہلاک

ایوان فاؤنڈیشن پروفیسر آف ہیومنٹیز

ڈائریکٹر انڈر گریجویٹ سٹڈی کولمبیا یونیورسٹی نیویارک، امریکہ

تمار اسون

حماد بن خلیفہ الثانی پروفیسر شعبہ تاریخ

جارج ٹاون یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی، امریکہ

اشرف عبدالرفیع الدرفیلی

شعبہ علوم اسلامیہ، جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر

National Editorial Board

ہارون الرشید

ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

محمد سعد صدیقی

ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

ضیاء الحق

ڈائریکٹر جنرل اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

عبدالقدوس صہیب

ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ سنٹر، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

مستفیض احمد علوی

شعبہ علوم اسلامیہ، گفٹ یونیورسٹی گوجراں والہ

چنید اکبر

اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیئس سٹڈیز

یونیورسٹی آف ہری پور

عبدالحمید عباسی

چیرمین شعبہ قرآن و تفسیر فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

عبدالکبیر محسن

شعبہ عربی، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اصغر مال راولپنڈی

حافظ عبدالرحیم

شعبہ عربی، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

عبدالغفار

شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ

ISSN No. 2073-5146

مجلہ علوم اسلامیہ اسلامی حدود کے اندر اظہار رائے کا حامی ہے اور اس مجلے میں شائع ہونے والی آرا و خیالات و مقالہ نگاروں کے ہیں ادارے کا ان سے کئی اتفاق ہونا ضروری نہیں

مجلہ علوم اسلامیہ درج ذیل موضوعات پر بہ طور خاص اہل علم کی تحریروں کا خیر مقدم کرتا ہے۔

۱۔ قرآن مجید _____ تاریخ و تفسیر، فنی و علمی مباحث

۲۔ حدیث و سنت _____ تاریخ، متون، اصول، اطلاق

۳۔ فقہ و اجتہاد _____ تاریخ، روایت، اصول، ارتقاء، اطلاق، فقہ الاقلیات

۴۔ تاریخ اسلامی _____ مصادر، مباحث، جدید علم تاریخ اور اسلامی تاریخ

۵۔ اسلامی تہذیب _____ تاریخ موضوعات، عصری مباحث

۶۔ اسلام اور مغرب _____ علمی و فکری روایات، تہذیبی تقابل، عصری مسائل

۷۔ اسلام اور فنون لطیفہ _____ اسلامی تعلیمات، تعامل، مذہب و جمالیات کا باہمی تعلق

تقابل، ادب

۸۔ اسلام اور جدید مباحث _____ بین الاقوامی معاہدے جغرافی حد بندی، عالمی معیشت عالم

گیریت حقوق انسانی، خواتین کا سیاسی و سماجی کردار مذہبی

رجحانات، تاریخ

۹۔ مطالعہ ادیان _____ مذہبی رجحانات، تاریخ

قیمت فی شمارہ: 500

یہ جریدہ اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور کے پریس سے شائع ہوا۔

ادارتی پالیسی

فیکٹی آف اسلامک لرننگ اسلامی سماجی علوم کے وسیع تناظر میں تحقیقی مضامین کی اشاعت کے حوالے سے محققین، علماء اور متخصصین عمرانیات و سیاسیات و عربی زبان و ادب کے لیے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ”علوم اسلامیہ“ علمی و تحقیقی دنیا کے لیے نمایاں نوعیت کا حامل ایک ایسا رسالہ ہے جو سال میں دو بار شائع ہوتا ہے۔

مقالہ نگار حضرات سے متعلق چند قابل توجہ امور:

تحقیقی مقالہ جمع کراتے وقت اس کی دو کاپیوں (ہارڈ کاپی) کے ساتھ ساتھ سافٹ کاپی کا ہونا ضروری ہے۔ مسودات فیکس مشین سے ارسال نہ کیجئے، البتہ ای میل اور ڈاک کے ذریعے مقالہ جات بھجوائے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ اپنا نام، پتہ، فون نمبر اور جس ادارے میں کام کر رہے ہیں، اُس کا نام اور اپنا عہدہ ضرور لکھیں۔ صرف غیر شائع شدہ مواد کی اشاعت ہی ”مجلہ علوم اسلامیہ“ میں ہو سکے گی۔

مقالہ جات کارپوریو:

مجلہ علوم اسلامیہ میں اشاعت کی غرض سے بھیجے گئے مقالات کے لیے دو تبصرہ نگاران کی مثبت رائے کا ہونا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک تبصرہ نگار کا تعلق ترقی یافتہ ملک سے ہوگا۔ مقالہ کی اشاعت کے حوالے سے ادارتی بورڈ کا فیصلہ حتمی ہوگا، تاہم اس کی بنیاد تبصرہ نگاروں کی آراء ہی ہوں گی۔

مقالہ کی ترتیب و تدوین سے متعلق امور:

(الف) عمومی لوازمات:

مقالہ اُردو، عربی اور انگریزی میں سے کسی بھی زبان میں لکھا جاسکتا ہے اور یہ مقالہ کاغذ کے صرف ایک طرف ٹائپ یا خوش خط دونوں طرف مناسب حاشیے کے ساتھ ارسال کریں، تاہم مناسب یہ ہے کہ مقالہ مشینی کتابت (Computer Composing) سے تیار کیا جائے۔ مقالے کے ذیلی عنوانات نئے صفحے سے درج ذیل ترتیب کے ساتھ بھیجے جائیں۔ عنوان مقالہ، خلاصہ (Abstract)، نتائج، بحث اور حوالہ جات۔ صفحات نمبر انگریزی مقالے میں اوپر دائیں طرف جب کہ اُردو اور عربی میں اوپر بائیں طرف لگائے جائیں۔

(ب) خلاصہ: (Abstract)

علیحدہ صفحے پر خلاصہ ارسال کرتے وقت پیش نظر رہے کہ وہ 150 الفاظ سے زائد نہ ہو اور اس میں مطالعہ کا مقصد، طریقہ کار، امتیازی خصوصیات اور مصنف کے نتائج بحث کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) تعارف: (Introduction)

مقالے کا خلاصہ اختصار کے ساتھ مرتب انداز میں تحریر کیجئے۔

(د) اصطلاحات: (Key Words)

اپنے مقالے سے متعلق پر مغز الفاظ (Key Words) مضمون کی مناسبت سے شامل کیجئے۔

(ه) نتائج: (Conclusion)

اپنے نتائج کی منطقی ترتیب اور تسلسل کے ساتھ مقالے میں پیش کیجئے۔

(د) بحث: (Discussion)

موضوع کے نئے اور اہم پہلو پر اپنا مطالعہ اور محنت صرف کیجئے اور نتائج کو اپنی بحث کے ساتھ جوڑتے ہوئے مقاصد واضح کیجئے اور غیر علمی و غیر ماہرانہ انداز سے اجتناب کیجئے۔

(ی) حوالہ جات: (References)

مواد اور حوالہ جات کی ترتیب میں شیکاگو مینوئل آف سٹائل (Chicago Manual of Style) کی پیروی کیجئے، (آلوسی، سید محمد، بغدادی، روح المعانی، قاہرہ: منیر یہ پریس، ۱۳۵۳ھ)۔ حواشی تحریر کرتے وقت ان کا مکمل حوالہ، مصنف، کتاب کا نام، جگہ اشاعت، تاریخ اشاعت اور اشاعتی ادارہ ضرور درج کیجئے۔ املا و انشا کے رموز و قواعد کا التزام ضروری ہے۔

مجلہ علوم اسلامیہ غیر ملکی، تاریخ الفاظ و مواد کو اپنے انداز کی یکسانیت کے پیش نظر تبدیل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
1	اداریہ	مدیر	1
2	تفسیری تفردات کے اسباب.....ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد شاہ / محمد نعیم جان	3
3	عقدا نامل (انگلیوں پر شمار کرنے) کا نبوی اسلوب	ڈاکٹر محمد عبداللہ	17
4	فقہی اختلافات کی نوعیت اور اسباب کا تجزیاتی مطالعہ	ظفر اللہ / ڈاکٹر عبدالقدوس	29
5	التہکم البلاغی فی تفسیر المظہری للإمام ثناء اللہ القاضی	محمود احمد المفتی / د. سلمی شاہدہ	39
6	اسهام علماء لاهور فی شعر العربی	الحافظ محمد یونس / د. الحافظ شفیق الرحمن	47

اداریہ!!!

مجلہ علوم اسلامیہ، شعبہ علوم اسلامیہ، فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ششماہی تحقیقی و علمی مجلہ ہے، جو الحمد للہ ہائر ایجوکیشن کمیشن، حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ دنیا بھر کے جامعات میں تعلیم و تربیت اور تحقیق ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں، اب بوجہ مذکورہ تمام شعبوں میں مثالی معیار کی کمی محسوس ہو رہی ہے، بالخصوص تربیت و تحقیق کے شعبہ میں، لیکن عصر حاضر میں تمام اساتذہ بالخصوص، علوم اسلامیہ کے اساتذہ حتی المقدور اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں، جس کی بین دلیل دنیا بھر سے شائع ہونے والے مختلف زبانوں میں تحقیقی مجلات ہیں اور اس وقت تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترقی بھی اپنی بے نام محققین کی رہیں منت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کسی بھی حکومت نے قیام پاکستان سے لے کر تادم تحریر وطن عزیز کی مجموعی قومی آمدنی کا %10 کیا %5 بھی تعلیم کے لیے مختص نہیں کیا۔ اور ترقی یافتہ ممالک جہاں تعلیم کو ہر شعبہ زندگی پر فوقیت حاصل ہے اور وہ ممالک اپنے بجٹ میں %10 سے %20 رقم تعلیم و تحقیق کے لیے مختص کرتے ہیں، جبکہ ہم تعلیم پر صرف %02 خرچ کرتے ہیں۔ دونوں کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

اس لیے ہم اس تحقیقی مجلہ کے پلیٹ فارم سے حکومت وقت سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ وطن عزیز میں اصلاح احوال کے سلسلہ میں جو اقدامات کرنے جا رہی ہے، اُن میں تعلیمی میدان میں اصلاح کو سر فہرست رکھے اور آئندہ قومی بجٹ 20-2019ء میں ماہرین تعلیم سے ٹھوس عملی تجاویز طلب کرے اور ان تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے آئندہ قومی بجٹ میں تعلیم کے شعبہ میں بجٹ کا کم از کم %05 صرف اعلیٰ تعلیم و تحقیق کے لیے مختص کرے اور سندھ حکومت کی تقلید کرتے ہوئے PhD الاؤنس 10 ہزار کی بجائے 25 ہزار کرے، کیونکہ محقق کی حالت کی بہتری سے معیار تحقیق بھی لازماً بہتر ہوگا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ معاشرے اور اقوام کی ترقی کا راستہ امن، علم اور تحقیق سے ہی گزر کر جاتا ہے، اس وقت جتنے ممالک بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شمار ہوتے ہیں، اُن تمام کی ترقی کا راز معلوم کیا جائے تو امن کے ساتھ ساتھ علم اور تحقیق ہی اُن کی نشاندہی کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات سے بھی تعلیم ہی کا درس ملتا ہے۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غزوہ بدر کے قیدیوں میں سے پڑھے لکھے افراد کی رہائی کو مسلمانوں کی تعلیم کے ساتھ مشروط کیا تھا کہ اُن کی رہائی کا معاوضہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں۔ دور رسالت میں جزیہ صرف غیر مسلموں پر تھا، مسلمانوں پر عصر حاضر میں حکومتوں کی طرف سے وصول کیے جانے والے ٹیکس نام کی کوئی چیز نہیں تھی، پاکستان میں ریاست مدینہ کی بات کرنے والے اہل حل و عقد کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایک نظر دور رسالت کے طرز حکومت اور معاشی نظام پر بھی ڈالیں، وہ آج بھی اسی طرح اسوہ حسنہ ہے جس طرح آج سے چودہ سو چالیس سال پہلے تھا۔

ہم اگر آج سے ایک سال پہلے یعنی اپریل ۲۰۱۸ اور اپریل ۲۰۱۹ پر نظر ڈالیں تو حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود بنیادی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آئی نہ پاکستانی عوام پر ٹیکس کا بوجھ کم ہوا ہے، صورتحال جوں کی توں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سال پہلے حکومت

ریاست مدینہ کا نام استعمال نہیں کرتی تھی اور اب موجودہ حکومت ریاست مدینہ کے نام پر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں گزشتہ ۷۰ سال سے جاری غیر اسلامی اور استحصالی نظام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ مثلاً صرف روزمرہ استعمال کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس پر حکومت وقت باشندگان پاکستان سے ٹیکس وصول نہ کرتی ہو، حتیٰ کہ اس ملک کا کمزور، غریب، فقیر، مسکین، معذور، مسلم اور غیر مسلم جو بھیک مانگ کر دو وقت کی روٹی سے اپنا پیٹ بھرتا ہے وہ بھی اپنی تمام ضروریات زندگی کے استعمال پر کم از کم چیز کی قیمت کا ساتواں حصہ بطور ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ مثلاً اس وقت ایک کلو صرف (برائٹ) اصل قیمت: 247.86 + ٹیکس 42.14 = 290۔ اسی طرح باقی تمام اشیائے صرف اپنی اصل قیمت اور زیور ٹیکس سے آراستہ پیراستہ ہماری مارکیٹوں کی زینت ہیں اور اسلامی ریاست کا منہ چڑا رہی ہیں، اگر صرف استعمال کی ایک بنیادی چیز روشنی / بجلی کے بل کو دیکھا جائے تو اس میں گورنمنٹ چارجز اور الیکٹرک سٹی چارجز الگ الگ درج ہوتے ہیں اور بجلی کی اصل قیمت کے علاوہ ۷ اقسام کے ٹیکس حکومتیں اس وطن عزیز کی غریب عوام سے مسلسل وصول کر رہی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1.Electricity Duty, 2.PTV Fee, 3.GST, 4.Income Tax, 5.Extra Tax, 6.Further Tax, 7.NJ Surcharge, 8.GST on FPA, 9.Extra Tax on FPA, 10.ED on FPA, 11.Prog IT Paid FY, 12.Prog GST Paid FY, 13.Meter Rent, 14.Service Rent, 15.Fuel Price Adjustment, 16.F.C Surcharge, 17.Deferred Amount, 18.Outstanding installment.

سوال یہ ہے کہ ایسی تھی ریاست مدینہ جس کے ٹیکسز کا ذکر اوپر پیش کیا گیا ہے۔ اگر حکومت عوام سے اپنے تمام واجبات وصول کرتی ہے اور ایسا کرنا ضروری سمجھتی ہے تو عوام کو ان کی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی حکومت کے فرائض میں شامل ہے، جس ملک کے باشندوں کو پینے کا صاف پانی، علاج کے لیے بنیادی سہولتیں، ملاوٹ سے پاک اکل شرب اور تعلیم، امن جیسی سہولتیں حاصل نہ ہوں تو یہ صورت حال بھی حکومت وقت کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے۔ اگر اس صورتحال کے باوجود اصلاح احوال کی کوئی کوشش نظر بھی نہ آئے اور حکومت پھر بھی ریاست مدینہ پر اصرار کرے تو آئندہ نسل تاریخ شاید یہ سمجھے کہ ریاست مدینہ بھی کوئی اسی طرح کی استحصالی ریاست کا نام ہوگا، جو ایک بہت بڑی غلط فہمی اور ظلم کے مترادف ہے، اس لیے حکومت ریاست مدینہ جیسی اصطلاح استعمال کرنے کی بجائے اصلاح احوال پر توجہ دے اور عوام کو بلا تفریق رنگ و نسل، مذہب ان کی بنیادی ضرورتیں بشمول عدل (معاشی، معاشرتی اور قانونی) فراہم کر کے ایک عمدہ مثال قائم کرے۔

۲۔ اس وقت مجلہ علوم اسلامیہ جلد نمبر ۲۵ کا شمارہ ۰۲ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں کل سات تحقیقی مقالات شامل ہیں، جن میں تین اردو، دو عربی اور ایک انگریزی زبان میں ہے۔ ایچ ای سی کی پالیسی کے مطابق مجلے میں شامل تمام تحقیقی مقالات کی جانچ دو دو ماہرین (ملکی و غیر ملکی) مضمون سے لینے کے بعد ان کو مجلے کی زینت بنایا گیا ہے۔ ہم تمام محققین / سکالر کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے تحقیقی مقالہ سے مجلے کو رونق بخشی۔ ہم تمام اہل علم کی مثبت آرا کا ہمیشہ کی طرح خیر مقدم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا والی زندگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

ایڈیٹر مجلہ / چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ